اللہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں

فرمانِ الٰہی

اٹھو اور خبردار کرو اور
اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو۔
(القرآن: ۷۴: ۲،۳)

ارشادِ رسالت

اللہ تعالی کے نزدیک چار الفاظ محبوب ترین ہیں
سبحان اللہ، والحمدللہ، ولا الٰہ الا اللہ، واللہ اکبر
(صحیح مسلم)

جلد نمبر ۹ — ۲۰۱۹ء — شمارہ نمبر ۳۶

زکوٰۃ انڈیا

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کا سہ ماہی مجلہ

ائمہ مساجد کی دنیاوی ذمہ داریاں

ہمارے ملک میں انگلستان کا ویسٹ منسٹر سسٹم (Westminister system) رائج ہے جہاں عوام کے نمائندے ہوتے ہیں ممبران پارلیمنٹ، ممبران اسمبلی اور کارپوریٹر وغیرہ۔ ان نمائندوں کی تن خواہ عوام سے وصول کئے جانے والے ٹیکس کی رقم سے ادا کی جاتی ہے، ٹیکس نہ دینے پر جرمانہ لگتا ہے اور مقدمہ کی بنیاد پر قید بھی ہوسکتی ہے۔ اسلام نے اس سے بہتر جمہوریت کا روحانی نظام ۱۴ صدی پہلے ہی قائم کردیا تھا جس میں انسانی بستیوں کی نشان دہی مساجد کی جائے وقوع کے ذریعہ ہوتی ہے اور مقامی مسجد کا امام مسجد کے چاروں طرف کے حلقہ میں رہائش پزیر لوگوں کا نمائندہ اور گروپ لیڈر ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو اس روحانی جمہوریت کی نوک پلک کو گہرائی سے سمجھنا ہوگا۔ امام مسجد کے وجود ہستی اور اس کی کارکردگی پر جو مصارف ہوں، اس کی دینی ذمہ داری مسجد کے اطراف میں رہنے والے لوگوں کی ہے۔ ان کے ذریعہ اس ذمہ داری کو پورا کرنا کسی پر کوئی احسان نہیں ہے بلکہ فرض کی ادائیگی ہے اور اس فرض کو بہت خوبصورتی سے نبھانے میں مزید ثواب ہے، جب کہ اس فریضہ سے منھ موڑنا اللہ کو ناپسند ہے۔ اس فریضہ کو مسلمانوں کو اسی طرح پورا کرنا چاہئے جس طرح وہ اپنے اہل خانہ کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں۔ یہاں ہمیں عیسائیوں سے سبق لینے کی بہت گنجائش ہے۔ ان کے یہاں چرچ کی بنچوں کی پشت پر پاکٹ میں ہر ہفتہ ایک چھوٹا سا لفافہ رکھا ہوتا ہے اور وہاں بیٹھنے والا ہر عقیدت منداس لفافے میں خاموشی سے اپنی مرضی کی رقم رکھ دیتا ہے۔

جمعہ کے دن عربی زبان میں جو خطبہ مسجدوں میں دیا جاتا ہے اس میں دئے ہوئے پیغام کو ہمارے ملک میں زیادہ تر لوگ سمجھ ہی نہیں پاتے۔ عربی کا یہ خطبہ عموماً سورہ نحل کی ایک آیت ((16:90 پر ختم ہوتا ہے جس کے بارے میں مفسرین کا کہنا ہے کہ اگر اللہ تعالی بجائے پورا قرآن نازل کرنے اسی آیت پر اکتفا کرنا چاہتے تو بھی اللہ کا پیغام مکمل ہوتا، کیوں کہ اس آیت میں قرآن کے پیغام کا خلاصہ آگیا ہے۔ لیکن قرآن کریم سے لاعلمی کی وجہ سے پشت در پشت ملت کی صحیح تربیت نہ ہونے کا جو زبردست نقصان ہوتا آرہا ہے اس کا اندازہ لگانا بھی آسان کام نہیں ہے۔

سورہ نحل کی اس آیت میں اللہ پاک عدل واحسان کا اور قرابت داروں سے حسن سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ہم خود تم کو یہ نصیحت دے رہے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

خطبہ کے ذریعہ مسلمانوں کو ان کے دستوری حقوق سے بھی آگاہ کرتے رہنا ضروری ہے۔ انہیں بتانا چاہئے کہ مردم شماری ۲۰۱۱ کے مطابق ملک میں مسلم آبادی ۱۴.۲ فیصد ہے اور تمام اقلیتوں میں سے ہم ۷۳ فیصد ہیں۔ مرکز اور ریاستوں میں حکومت سازی عموماً ۳۰ رفیصد ووٹ حاصل کر کے ہوجاتی ہے۔ غور کریں کہ اگر ہم سورۃ آل عمران کی آیت ۱۰۳ پر عمل کرتے ہوئے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلیں اور تفرقہ میں نہ پڑیں تو ہماری مرضی کے بغیر کہیں بھی سرکار بن ہی نہیں سکتی۔ مغربی بنگال میں تو اسمبلی کی ۵۳ نشستیں ایسی ہیں جہاں مسلم آبادی ۳۰ تا ۳۹ فیصد ہے، ۱۳۸ اسمبلی حلقوں میں مسلمان ۲۰ تا ۲۹ فیصد ہیں۔ لہٰذا ۱۱۴ اسمبلی حلقوں سے یا تو مسلمان نمائندہ ہی جیتنا چاہئے یا پھر مسلمانوں کی پسند کا نمائندہ۔

اس کے علاوہ یوپی میں بھی ۱۹ فیصد مسلمان ہیں۔ ائمہ صاحبان کی ذمہ داری ہے کہ وہ مقتدیوں کو ان کے ووٹ کی اہمیت اور اجتماعیت کا استعمال کر کے اپنا ووٹ تقسیم نہ ہونے دینے کی حکمت عملی سے باخبر کروائیں، اس طرح ایوان حکمرانی میں ملت کی نمائندگی بڑھے گی اور اس کی پسند کے نمائندے منتخب ہوسکیں گے۔ ہماری زندگی کا کوئی بھی لمحہ دین کے احکامات سے خالی نہیں ہے اور ہمارے دین میں دنیا سے (بقیہ صفحہ ۳ پر)

شعر حکمت — اندیشۂ ابلیس (ڈاکٹر علامہ اقبالؒ)

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسم شش جہات
ہو نہ روشن اس خدا اندیش کی تاریک رات
ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کائنات

(ابلیس کی مجلس شوریٰ)

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کا سہ ماہی مجلہ
زکوٰۃ انڈیا
Zakat India
Quarterly Bulletin of Zakat Foundation of India
شمارہ نمبر ۳

CHIEF EDITOR	چیف ایڈیٹر
Dr. Syed Zafar Mahmood	ڈاکٹر سید ظفر محمود
ADVISORY COUNCIL	مجلس مشاورت
Maulana Abu-Talib Rahmani	مولانا ابو طالب رحمانی
Prof. Abdul Haque	پروفیسر عبدالحق
Prof. Siraj Hussain	پروفیسر سراج حسین
S.M. Shakil	ایس ایم شکیل
Irfan Baig	عرفان بیگ
Mumtaz Najmi	ممتاز نجمی
Mufti Dr. M.Adil Jamal	مفتی ڈاکٹر عادل جمال
Anisur Rahman	انیس الرحمن
Qayamuddin	قیام الدین
Imtiyaz Siddiqui	امتیاز صدیقی
Kamal Akhtar	کمال اختر
Shabahat Hussain	شباہت حسین
EDITOR	ایڈیٹر
Adeel Akhtar	عدیل اختر

Address for Correspondence
Zakat India
A-11, Khajoori Road, Jogabai Extension
Batla House, Jamia Nagar
New Delhi - 110025, PH. 011-26982781
E-mail : info@zakatindia.org
Website : www.zakatindia.org
Mobile : 09810140615

اداریہ

پرامن بقائے باہم کے لئے منصفانہ سلوک لازمی ہے

دنیا میں مختلف مذاہب، ثقافتیں اور نظریات زمانہ قدیم سے چلے آ رہے ہیں۔ پہلے ان اختلافات کی وجہ سے ایک گروہ دوسرے گروہ پر تسلط قائم کرنے کے لئے کوشاں رہتا تھا جس کی بنا پر ایک دوسرے پر حملے کرنے اور ایک دوسرے کو اپنا ماتحت بنانے کے لئے جنگ وجدال کا بازار گرم رہتا تھا۔ دھیرے دھیرے انسان کے اجتماعی شعور نے ترقی کی اور پرامن بقائے باہمی کا نظریہ پیدا ہوا اور پھر اس نظریے کے تحت یہ تسلیم کیا گیا کہ لسانی، نسلی، ثقافتی، نظریاتی اور مذہبی اختلافات ایک فطری حقیقت ہیں انہیں نہ تو ختم کیا جاسکتا ہے اور نہ ان کو بنیاد بنا کر ہمیشہ ایک دوسرے سے برسرپیکار رہا جاسکتا ہے۔ چنانچہ کثیر ثقافتی دنیا اور کثیر ثقافتی سماج کا نظریہ عام ہوا اور کثیر ثقافتی دنیا یا کثیر ثقافتی سماجوں میں امن قائم رکھنے کے لئے اصول اور اقدار وضع ہوئے اور اس میں سب کے ساتھ برابری، سب کو پنپنے اور پھلنے پھولنے کی آزادی اور سب کے ساتھ انصاف کو بنیادی اصول مانا گیا ہے۔

بھارت ایک قومی دستوری مملکت کی حیثیت سے کثیر ثقافتی سماج کے اس تصور کی سب سے نمایاں مثال ہے۔ بھارت کا دستور ان فطری حقائق کو سامنے رکھ کر ہی بنایا گیا ہے کیوں کہ یہ خطہ زمین صدیوں سے مختلف طرح کے لوگوں کی آماجگاہ رہا ہے اور نسل، رنگ، ثقافت، مذہب اور زبان وغیرہ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بہت ہی مختلف لوگ یہاں ہمیشہ سے رہتے چلے آ رہے ہیں۔ جدید سیاسی نظام کے تحت جب اسے ایک قومی جمہوری مملکت بنایا گیا تو اختلافات اور رنگارنگی کی اس حقیقت کو سامنے رکھ کر ایک بہت ہی متناسب دستور وضع کیا گیا جس میں ہر فرد اور ہر گروہ کو آزادی، انصاف اور مساوات کی ضمانت دی گئی اور ان بنیادی اصولوں کے مطابق دستور کا پورا خاکہ بنایا گیا۔ اس دستور کے ساتھ بھارت نے سات دہائیوں کا عرصہ ترقی پر گامزن رہتے ہوئے گزارا ہے۔ اس کے باوجود کہ مختلف لوگوں کو مختلف بنیادوں پر بہت سے شکوے شکایات ہیں، کوئی بھی گروہ دستور کو بدلنے کی بات نہیں کرتا ہے۔ لوگوں کی شکایات عام طور سے حکومتوں سے ہوتی ہیں اور ان کا احساس یہ ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ دستور کے اصولوں اور تقاضوں کے مطابق عملاً انصاف نہیں کیا جارہا ہے یا انہیں برابر سے ترقی کرنے کا موقع نہیں دیا جارہا ہے۔ چنانچہ لوگ دستور کی دہائی دیتے ہیں اور حکومتوں سے اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دستور کی کامیابی اور بھارت کے دستوری نظام کی مضبوطی کی ایک علامت ہے۔

لیکن، آج جب ملک میں شدید بے چینی کا ماحول ہے اور عوام کے ایک بڑے طبقہ میں بے اطمینانی، خوف اور اندیشے دیکھے جارہے ہیں تو اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ بعض طبقے اور بعض علاقے اپنی ثقافت، شناخت اور اپنے جداگانہ تشخص کو غیر محفوظ سمجھنے لگے ہیں اور انہیں یہ اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ پارلیمنٹ اور حکومت کے بعض فیصلے اور اقدامات خود دستور کی بنیادوں کو کمزور کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ چنانچہ تمام سیاسی قوتوں اور خاص طور سے برسراقتدار جماعت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے ان اندیشوں کو رفع کریں اور ایسے فیصلوں اور منصوبوں کو جن کی کوئی توجیح بے چین عوام کو مطمئن نہیں کر پارہی ہے ملتوی کردیں۔ سرکاروں اور پارلیمنٹ کو بلاشبہ قانون بنانے اور قانونوں میں ترمیم کرنے کا حق ہے لیکن سرکار یا پارلیمنٹ کے کسی فیصلہ پر عوام کا کوئی بڑا طبقہ اگر مطمئن نہ ہو تو اس پر جبر کرنا تمام لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے کے جمہوری اصول کے خلاف ہوگا، اس سے جمہوریت کے تقاضے بھی پامال ہوں گے اور کثیر ثقافتی سماجوں کا ترقی یافتہ تصور بھی کمزور ہوگا۔

بقیہ: ائمہ مساجد کی دنیاوی ذمہ داریاں

سنیاس لینے کا بھی کوئی تصور نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ الیکشن میں ووٹ دینے کو ہم اپنا دینی فریضہ سمجھیں اور اہتمام کریں کہ ملت کا ووٹ ۱۰۰ فیصد پڑے۔ الیکشن کے دن کے لئے اندرون ملت اسی طرح پہلے سے پلاننگ وانتظامات ہونے چاہئیں جس طرح عید کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں ووٹ اس قدر اہم آلہ ہے لیکن ہم اس کا استعمال خاطر خواہ طریقے سے نہیں کرتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کرنے لگیں تو ملک میں ملت کو جس طرح حاشیہ پر ڈال رکھا گیا ہے وہ تصویر مسلمانوں کے حق میں بدل بھی سکتی ہے۔ اس کام میں ائمہ حضرات کا کلیدی رول ہے۔ انہیں اس سے متعلق علم حاصل کرکے اور جھجک کو بالائے طاق رکھ کر اس ایشو پر اپنے ہفتہ وار خطابات میں ملت کو گائڈ کرنا چاہئے۔

دستور ہند کے دیباچہ میں ہی درج ہے کہ ملک کے قیام کا اولین مقصد ہے آپس میں بھائی چارے کو فروغ دینا اور آرٹیکل ۱۵۱اے (ای) میں ہر فرد کی یہ آئینی ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ وہ مختلف مذہبوں سے تعلق رکھنے والے گروپوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اگر ان دستوری احکامات کی کوئی خلاف ورزی کرتا ہے تو ہمارا دینی فریضہ ہے کہ ہم اس کے خلاف قانونی کارروائی کریں اور اس کے خلاف دستور ہند کے دائرے میں رہتے ہوئے آواز بلند کریں۔ چند برس قبل آگرہ میں ایک مرکزی وزیر کی موجودگی میں نفرت آمیز تقریر کے واقعہ کے خلاف سپریم کورٹ میں دستور کے آرٹیکل ۳۲ کے تحت ایک مدلل درخواست ملک کے ۱۸ سربرآوردہ افراد کی طرف سے داخل کی گئی جن میں احقر کے علاوہ سپریم کورٹ و ہائی کورٹوں کے ۴ سابق جج، پولس کے دو سابق ڈائرکٹر جنرل، سینئر وکلاء، سائنٹسٹ، بزنس مین، پادری، سفارت کار، صحافی، آرکیٹیکٹ وغیرہ شامل تھے۔ اسی طرز پر ایک درخواست دستور کے آرٹیکل ۸۷ (سی) کے تحت انہی لوگوں نے اس وقت کے صدر جمہوریہ کو بھی دی۔ ظلم کو خاموشی سے برداشت کرنے سے ظلم کو بڑھاوا ملتا ہے، اسی لئے ہماری شریعت کے مطابق ایسے شخص کو کسی حد تک ظلم میں شریک مانا جاتا ہے، امام صاحبان کو یہ نکتہ ملت کو سمجھانا چاہئے۔ اس کاوش کا نتیجہ یہ ہوا کہ وزیر اعظم نے وزیر موصوف کو وزارت سے برطرف کردیا تھا۔

ہمارے ہاتھوں میں ووٹ اس قدر اہم آلہ ہے لیکن ہم اس کا استعمال خاطر خواہ طریقے سے نہیں کرتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کرنے لگیں تو ملک میں ملت کو جس طرح حاشیہ پر ڈال رکھا گیا ہے وہ تصویر مسلمانوں کے حق میں بدل بھی سکتی ہے۔ اس کام میں ائمہ حضرات کا کلیدی رول ہے۔ انہیں اس سے متعلق علم حاصل کرکے اور جھجک کو بالائے طاق رکھ کر اس ایشو پر اپنے ہفتہ وار خطابات میں ملت کو گائڈ کرنا چاہئے۔

مسجد نبویؐ قیام اول سے ہی سماج کا مرکز تھی، تعلیمی ادارہ تھی اور عدالت بھی تھی۔ ادھر دستور ہند کے دیباچہ میں ہی یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ملک سماجی اشتراکیت (Socialist pattern of society) پر گامزن رہے گا۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آرٹیکل ۱۵ (۴و۵) کی رو سے سماجی و تعلیمی طور پر پچھڑے ہوئے لوگوں کو اوپر اٹھانے کے لئے خصوصی قانون و پالیسیاں بنائی جائیں گی۔ آرٹیکل ۱۶(۴) میں درج ہے کہ اگر حکومت کی رائے میں ملک کے باشندوں کے کسی پچھڑے ہوئے طبقہ کی سرکاری نوکریوں میں نمائندگی آبادی میں اس کے تناسب سے کم ہے تو اس طبقہ کے حق میں سرکاری ملازمتوں اور عہدوں میں سے مناسب ریزرویشن دیا جائے۔ آرٹیکل ۴۶ کے مطابق آبادی کے کمزور حصوں کے تعلیمی واقتصادی مفادات کو خصوصی طور پر فروغ دینا حکومت کا فریضہ ہے اور یہ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان لوگوں کو سماجی ناانصافی اور استحصال سے محفوظ رکھے۔ وزیر اعظم ہند کی مقرر کردہ سچر کمیٹی نے مستند اعداد وشمار کی بنیاد پر دستاویز تیار کرکے یہ بتادیا کہ مسلمان اقتصادی، تعلیمی اور سماجی طور پر باقی سب سے بہت پیچھے ہیں اور سچر رپورٹ کو اعداد وشمار کی بنیاد پر کوئی چیلنج بھی نہیں کرسکا۔ مسلمانوں کے لئے خصوصی اسکیموں کی تشکیل اور ان کا نفاذ بھی دستور کی دفعات کے عین مطابق ہے۔ یہ باریک نکات بھی مقتدی صاحبان کے ذریعہ عوام تک پہنچانا ائمہ کی دینی ذمہ داری ہے اور ان کو تلقین کرنا کہ ملت کا ہر فرد اپنی انفرادی تگ ودو کے ذریعہ دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کرسکتا ہے۔ ●●●

زکوٰۃ کے نظام میں شریعت کی مکمل پابندی ضروری ہے

انڈونیشیا کے مشہور شہر بینڈونگ میں نومبر ۲۰۱۹ کے پہلے ہفتہ میں عالمی زکوٰۃ کانفرنس منعقد ہوئی جس کا عنوان تھا 'موجودہ زمانہ میں زکوٰۃ کے رول کو مستحکم بنانا'۔ اس کا افتتاح انڈونیشیا کے نائب صدر ڈاکٹر کے ایچ معروف امین نے کیا۔ کانفرنس میں ۳۳ ممالک کے مندوبین کے علاوہ متعدد بین الاقوامی تنظیموں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کے جامع اجلاس (Plenary Session) میں سعودی عرب، مراکش، جنوبی افریقہ، برطانیہ، ملیشیا، اردن، برونائی، بوسنیا وغیرہ کے نمائندوں کے ہمراہ بھارت سے راقم السطور بھی شامل تھا۔ علاوہ ازیں متعدد اجلاسوں میں جن عنوانات پر مکالمے ہوئے ان میں شامل تھے (۱) زکوٰۃ سے پیدا شدہ خوشحالی کی اشاریہ سازی (Zakat Welfare Index)، (۲) ضابطہ برائے شرعی نگرانی، (۳) اندرونی و بیرونی آڈٹ، (۴) میعادی مالی رواداری، (۵) اعلانات و شفافیت، (۶) اسلامی معیشت کے نشو ونماء کے ماسٹر پلان میں زکوٰۃ کے ڈیجیٹائزیشن کا کردار، (۷) فلاح انسانی کے لئے کثیر الاطراف اشتراک وتعاون میں بین الاقوامی فن سفارت کا ممکنہ کردار، (۸) ڈیجیٹل زکوٰۃ سے متعلق فتاویٰ وفقہ، اور (۹) غریب بچوں کی خیر وعافیت کے لئے زکوٰۃ کی رقم کے استعمال میں اقوام متحدہ کی ذیلی تنظیم یونیسف (UNICEF) کا کردار وغیرہ۔

انڈونیشیا میں زکوٰۃ کا نظام سرکاری و سماجی دونوں سطحوں پر کافی معقول ہے لیکن مقام حیرت ہے کہ ملک میں ۸۸ فیصد مسلمان ہونے کے باوجود معلوم ہوا کہ وہاں کے بڑے سرمایہ کاروں میں سے بیشتر غیر مسلم ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ شروع میں جو غیر مسلم لوگ باہر سے آئے انہیں سرکاری ملازمت میں شمولیت کی ممانعت تھی، لہٰذا انھوں نے اپنا کاروبار شروع کر دیا جواب اتنا بڑھ گیا ہے کہ وہی لوگ ملک کی اقتصادیات پر تقریباً قابض ہیں۔ جمہوری نظام ہونے کی وجہ سے سیاسی جماعتوں کو الیکشن کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے جو یہی سرمایہ کار مہیا کرتے ہیں اور اس طرح ملک کا سیاسی نظام بھی انہی غیر مسلم سرمایہ داروں کا مرہون منت ہے۔ یہ سرمایہ کار بدھ مذہب کے چینی پیروکار ہیں، کچھ عیسائی و ہندو بھی ہیں۔ لیکن انڈونیشیا کے بڑے سرمایہ کاروں میں مسلمان ۲ تا ۳ فیصد سے زیادہ نہیں ہیں۔ مسلمان یا تو سرکاری ملازم ہیں یا انہی کاروباری گھرانوں میں ملازم ہیں۔ وہاں کسی ولی اللہ کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کو خدا کا اصل پیغام پہنچا کر انہیں اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کی تلقین کرے۔ یاد رہے کہ وہاں کے مسلمانوں کے ناموں سے معلوم کرنا بہت مشکل ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ ان کے نام سن کے آپ سمجھیں گے کہ یا تو ہندو ہیں یا عیسائی یا پھر بودھ مذہب کے ماننے والے ہیں جب کہ وہ سب عموماً مسلمان ہوتے ہیں۔ گفتگو کر کے اندازہ ہوا کہ ایک طرف مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک سے متعلق سورۃ حشر میں دیئے گئے احکامات (59:8-9) کی پاس داری اور دوسری طرف قومی لیڈروں کی دنیاوی زمانہ شناسی کے تقاضوں کے درمیان ان کے ذہنوں میں تناؤ رہتا ہے لیکن افسوس کہ زمانہ شناسی کے تقاضوں کو برتری حاصل ہے۔ حالانکہ وہاں کے عام باشندوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر میانمار میں مسلم کش حملے روکنے کے لئے پوری امت مسلمہ یکسوئی سے جدوجہد نہیں کرتی ہے تو یہ موذی مرض میانمار کی سرحدوں سے نکل کر دیگر ملکوں میں بھی خدانخواستہ پھیل سکتا ہے۔ ضرورت ہے کہ تمام ممالک کی زکوٰۃ تنظیمیں اپنے فنڈ میں معقول حصہ روہنگیا پناہ گزینوں کی فلاح و بازیابی کے لئے ضرور مختص کریں۔

کانفرنس میں زور دیا گیا کہ زکوٰۃ کے نظام میں شریعت کی مکمل پابندی ہونی ہے اور ساتھ ہی ملکی آئین و قوانین کی تعمیل بھی کرنی ہے۔ انڈونیشیا اور ملی فلاح کے لئے پیش قدمی کرنے والے کئی دیگر مسلم ممالک کے زکوٰۃ قانون کے تحت صدقہ، انفاق اور ہر طرح کی امداد برائے بہبود عامہ کا نظام بھی قائم ہے اور اس کے دائرہ میں کاروباری کمپنیوں کے ذریعہ سماجی ذمہ داری (Corporate Social Responsibility-CSR) پوری کرنے کی غرض سے مقررہ رقم بھی آجاتی ہے۔ آمدنی واخراجات کا سالانہ آڈٹ انتہائی ضروری ہے اور یہ آڈٹ رپورٹ زکوٰۃ دہندگان کو پیش کی جانی چاہئے۔ دراصل وہاں زکوٰۃ جمع کرنے والوں کی دیکھ ریکھ کے لئے ایک مضبوط نگرانی نظام ہے جس کے قانون وقواعد، پالیسی اور طریقہ کار متعین ہیں اور ''عاملین علیہا'' یعنی انتظامی امور پر خرچ کرنے کے لئے بالائی حد مقرر ہے۔ وہاں زکوٰۃ اداروں کا کام ہوتا ہے اہل نصاب سے زکوٰۃ جمع کر کے قرآن و سنت اور شرعی قوانین کی روشنی میں مستحقین تک پہنچانا یا عام فلاحی امور کے لئے انہیں ادارہ سازی کے تحت خرچ کرنا۔ اس کے لئے مالیاتی پلاننگ اور تفصیلی ریکارڈ کے رکھ رکھاؤ کی بڑی اہمیت ہے جس سے فنڈ کا نامناسب، بے جوڑ تعین نہ ہونے پائے۔ شریعت کی رو سے کون مستحق ہے یہ طے کرنے کے پیمانے مقرر کئے جاتے ہیں جس کے لئے حد الکفایہ کا خیال رکھا جاتا ہے اور ان پیمانوں کا اعلان عام کیا جاتا ہے۔

دنیا کے مسلمانوں میں سے ایک تہائی لوگ غریبی کی لائن کے نیچے زندگی گزارتے ہیں یعنی ان کی روز کی آمدنی ۲ ڈالر یا ۱۴۰ روپے سے کم ہے۔ اس نقص طبع کا ازالہ زکوٰۃ وصدقات کے ذریعہ پوری طرح ممکن ہے۔ جنوبی افریقہ میں حنفی، شافعی، مالکی مسلک کے لوگ یکجا رہتے ہیں اور متحد ہو کے زکوٰۃ کا نظام چلاتے ہیں۔ صرف ''مولفۃ القلوب'' کی تشریح میں قدرے اختلاف رائے ہے جس کے بموجب اس مد کے لئے زکوٰۃ کے علاوہ رقم کا استعمال کرلیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات وغیرہ کے ذریعہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ وہاں زکوٰۃ کی مد سے ہی تعلیمی وظائف دئے جاتے ہیں۔ ہنرمندوں کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کے لئے ان کی مالی مدد کی جاتی ہے۔ غیر ہنرمندوں کو ہنرمندی کی تعلیم وتربیت دی جاتی ہے۔ طلباء وطالبات کو اسکول یونیفارم، کتاب کاپی مہیا کی جاتی ہے۔ خانہ داری کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ جاڑوں میں ضرورت مندوں کو گرم کپڑے اور لحاف وغیرہ فراہم کئے جاتے ہیں۔ رمضان میں روز افطار اور عید الفطر و عید الاضحیٰ کے موقع پر ضروری انتظام کئے جاتے ہیں۔

سوڈان میں زکوٰۃ کا نظام گاؤں گاؤں میں مضبوطی سے رائج ہے۔ وہاں جید علماء کے مشورے کی روشنی میں سورۃ توبہ کی آیت ۸۰ میں بتائی گئی زکوٰۃ کی مدوں میں ''الرقاب'' کے مفہوم میں آج کے حساب سے نشہ کی لت میں پڑے ہوئے لوگوں کو نشہ کی عادت سے نجات دلوانا بھی شامل کیا گیا ہے۔ وہاں زکوٰۃ کا نظام حکومت کے تحت مجلس اگمائے اسلام اور بیت المال کے ذریعہ کیا جاتا ہے اور یہی سلسلہ صوبائی سطح پر بھی ہے۔

انڈونیشیا میں تنظیم کے سربراہ عرفان شوقی بیگ نے معتبر عالمی اعداد وشمار کی بنیاد پر بتایا کہ اگر دنیا کے وہ سارے مسلمان جن پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے اپنا یہ فریضہ ادا کرنے لگیں تو زکوٰۃ کی کل سالانہ عالمی رقم ۶۰۰ ارب امریکی ڈالر جمع ہوگی۔ یہ رقم پوری دنیا کے تمام مستحقین زکوٰۃ کی مکمل امداد کے لئے کافی سے زیادہ ہوگی۔ تمام پناہ گزینوں کی ہر طرح کی امداد ممکن ہوگی اور اقتصادی لحاظ سے کم تر سماجوں کو اٹھا کر اوپر لایا جاسکے گا۔

• • •

زیڈ ایف آئی کی سول سروسز کوچنگ نئی اکیڈمی میں منتقل کرنے کی تیاری

مسلم نوجوانوں کو سول سروسز امتحان میں شریک کرانے کے لئے زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کی طرف سے گزشتہ ۱۲ سال سے چل رہا کوچنگ کا سلسلہ اب فاؤنڈیشن کے ذریعہ قائم ایک نئی اکیڈمی میں منتقل کرنے کی تیاری چل رہی ہے۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے یہ نئی اکیڈمی شیخ الہند ٹرسٹ کی پارٹنرشپ میں غازی آبادی کے ڈاسنہ مسوری علاقہ میں قائم کی ہے جہاں اکیڈمی کی عمارات کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے اور امید ہے کہ ۲۰۲۰ء کے بیچ میں سیلکٹ ہونے والے امیدواروں کی تعلیم وتربیت کا انتظام یہیں پر ہوگا۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے صدر ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب نے ملت کی تعلیمی

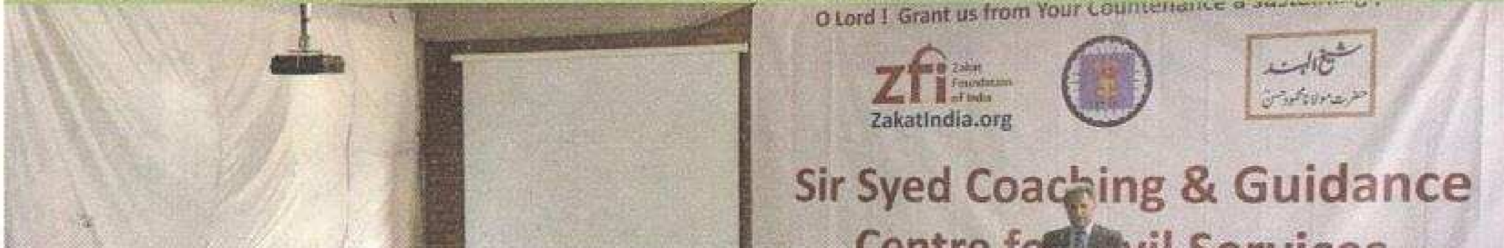

سرگرمیوں میں دل چسپی لینے والے کچھ منتخب لوگوں کو ۲ر دسمبر کو زیر تعمیر اکیڈمی کا معائنہ کرنے کے لئے مدعو کیا اور انہیں پروجیکٹ کی تفصیلات اور منصوبہ بندی سے واقفیت کرائی۔ شیخ الہند ٹرسٹ کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی بھی اس موقع پر موجود تھے اور میزبانی کے فرائض ان کی ہی طرف سے انجام دئے گئے سرسید کوچنگ اینڈ گائڈنس سینٹر (زیڈ ایف آئی) کے اکیڈمک بلاک کے ایک ہال میں ایک سادہ سا پروگرام اس موقع پر منعقد کیا گیا جس میں دہلی اور بیرون دہلی کے کچھ ممتاز صنعت کاروں اور بیرون ملک کی بعض مقتدر شخصیات نے شرکت کی۔ اعلیٰ سرکاری عہدوں سے وابستہ اہم لوگ بھی اس موقع پر موجود تھے۔ ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب اور مولانا محمود اسعد مدنی صاحب نے حاضرین کے سامنے سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی کمی اور اس کے اسباب پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس پس منظر میں سول سروسز کی طرف مسلم نوجوانوں کو راغب کرنے اور باصلاحیت طلباء کا انتخاب کرکے انہیں سول سروسز امتحان کی تیاری کرانے کے مشن کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ جناب ظفر محمود صاحب نے بتایا کہ زیڈ ایف آئی کی کوششوں سے اب تک تقریباً ۱۲۵ مسلم نوجوان ملک کی سرکاری مشینری میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں اور مختلف سرکاری عہدوں پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جناب محمود مدنی نے کہا کہ سول سروسز کے لئے مسلم نوجوانوں کو تیار کرنے کا کام کچھ دیگر ادارے بھی کر رہے ہیں جن کے پاس وسائل اور انفرا سٹرکچر بخوبی فراہم ہے لیکن زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کی مشنری اسپرٹ اور بہتر حکمت عملی کی وجہ سے اس فاؤنڈیشن کی کامیابی دوسرے اداروں کے مقابلے بہت نمایاں ہے، حالانکہ زکوٰۃ فاؤنڈیشن یہ خدمت بہت بے سروسامانی کی کیفیت کے ساتھ انجام دیتا آرہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ شیخ الہند ٹرسٹ نے اس مشن کی اہمیت وافادیت کو محسوس کرکے زکوٰۃ فاؤنڈیشن کا تعاون کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور شیخ الہند ٹرسٹ ہر ممکن طریقے سے اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب نے بتایا کہ یہ سول سروس اکیڈمی سرسید کوچنگ اینڈ گائڈنس سینٹر کے تحت پوری طرح پروفیشنل اسٹینڈرڈ کے ساتھ منظم کی جائے گی۔ یہ صرف تعمیر اور انفرا سٹرکچر کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ تعلیم وتربیت اور انتظام وانصرام کے لحاظ سے بھی اعلیٰ معیار کا ادارہ ہوگا جس کا ایڈمنسٹریشن قواعد وضوابط کے مطابق ایک بورڈ آف ڈائرکٹرس کے تحت ہوگا اور ڈائرکٹرس کا انتخاب اعلیٰ سرکاری منصبوں سے سبکدوش ہونے والے مسلم آفیسرس میں سے کیا جائے گا۔

ملت کی فلاح و بہبود کے کاموں کے لئے رضا کاروں کی تربیت

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا اس کے لئے مستقل طور سے کوشاں ہے کہ ملت کی فلاح و بہبود کی سرگرمیوں کے لئے ملت کے افراد رضا کارانہ خدمات دینے کے لئے آگے آئیں۔ ایسے افراد کی رہنمائی اور تربیت بھی زکوٰۃ فاؤنڈیشن کے مشن میں شامل ہے۔ اسی مشن کے تحت فاؤنڈیشن نے دہلی کے مسلم علاقوں میں رضا کاروں کے انتخاب اور ان کی رہنمائی و تربیت کی ایک مہم شروع کی ہے۔ اس کے تحت رضا کارانہ خدمات دینے کے خواہش مند افراد سے ان کے نام و پتے مانگے گئے ہیں اور ایک پروگرام میں ان کو مدعو کیا گیا ہے۔ اس پروگرام میں انہیں بتایا جائے گا کہ شہریت ترمیمی قانون اور این آر سی جیسے آئے دن پیش آنے والے مسئلوں سے پیدا ہونے والی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے ملت کی سطح پر کن کن کاموں کو کرنے کی ضرورت ہے۔ زمینی سطح پر کئے جانے والے ان کاموں کی نشان دہی کے ساتھ ان کاموں کو انجام دینے کے تکنیکی، قانونی اور ترکیبی لائحہ عمل کی تربیت بھی انہیں دی جائے گی۔ دہلی کے سیلم پور، مصطفیٰ آباد، روہتاس نگر، گھونڈا، کرشنا نگر، شاہدرہ، ٹمیا محل، کراول نگر، گوکل پوری، بابر پور، بلی ماران، چاندنی چوک، دیولی، کستور با نگر، مالویہ نگر، چھتر پور، امبیڈکر نگر، مہرولی، گاندھی نگر، پٹپڑ گنج، اوکھلا اور ترلوک پوری انتخابی حلقوں سے رضا کاروں کو مدعو کیا گیا ہے۔ ان انتخابی حلقوں میں مسلم رائے دہندگان کی تعداد و تناسب کے لحاظ سے مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی کو یقینی بنانے کے لئے کیا کچھ کیا جاسکتا ہے اس کے بارے میں رہنمائی دی جائے گی اور ہر حلقہ میں ایسے رضا کاروں کو اجتماعی طریقے سے کام کرنے کے لئے منظم کیا جائے گا۔

دہلی میں یہ تجربہ کرنے کے بعد مختلف ریاستوں میں بھی اس طرح سے زمینی کاوشوں کے لئے رضا کاروں کو جوڑنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

دانشوروں اور علماء کی بین الاقوامی کانفرنس میں زیڈ ایف آئی صدر کی شرکت

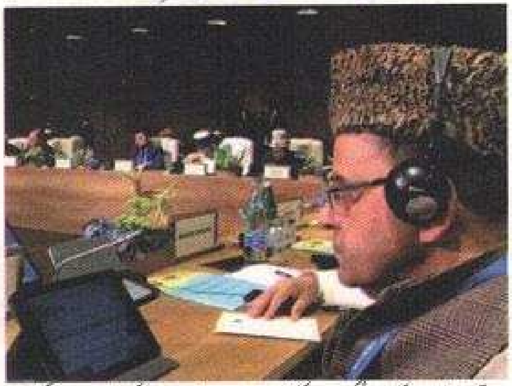

آذربائیجان کے دارالحکومت باکو میں ۱۴ و ۱۵ نومبر ۲۰۱۹ کو علماء مذاہب کی ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں بھارت سے زیڈ آیف صدر جناب ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب کو مدعو کیا گیا۔

قرآن کے تصورات: ایک موضوعاتی مطالعہ

''قرآن کے تصورات۔ ایک موضوعاتی مطالعہ'' کی پہلی جلد الحمد للہ شائع ہوگئی ہے۔ قارئین کو یاد دلادیں کہ یہ کتاب معروف اسلامی اسکالر ڈاکٹر محمد فتحی عثمان کی مشہور کتاب Concepts of Quran- A Topical Reading کا اردو ترجمہ ہے۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر اس کے ترجمہ اور اشاعت کی ذمہ داری لی ہے اردو میں یہ کتاب تین جلدوں میں شائع کی جارہی ہے اور پہلے حصہ کی اشاعت عمل میں آچکی ہے۔ اس کتاب کے باقاعدہ اجراء کے بعد یہ مارکیٹ میں دست یاب ہوگی تاہم خواہش مند حضرات و خواتین زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا سے اسے براہ راست بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ کتاب کا زرتعاون -/395 روپیہ ہے لیکن زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا سے براہ راست حاصل کرنے پر یہ ۲۵ فیصد کی تخفیف کے ساتھ مل سکتی ہے۔

قرآن کریم میں زندگی اور زندگی سے پہلے و بعد کے ادوار کے بارے میں جو کچھ تصورات دئے گئے ہیں ان پر اس کتاب میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کی منطقی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کا مقصد جدید دنیا کے روشن خیال افراد کو قرآن کے پیش کردہ عقیدے، فلسفے اور تعلیم سے آشنا کرنا ہے اور اس کی معنویت کا قائل کرنا ہے۔ مشرق و مغرب کے غیر مسلم عقلاء او علماء کو یہ کتاب براہ راست مخاطب کرتی ہے تاہم خود تعلیم یافتہ مسلمانوں کے لئے بھی یہ اتنی ہی ضروری اور مفید ہے اور انہیں قرآن کے پیغام سے آشناء کرنے والی ایک بہترین کاوش ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے مسلم طلباء وطالبات اس کتاب سے خاص طور سے استفادہ کرسکتے ہیں اور مدارس دینیہ کے طلباء یا فارغین کے علم اور ذہنی افق کو وسیع کرنے کے لئے بھی یہ ایک مفید علمی سرمایہ ہے۔

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے نائب صدر اسرار احمد صاحب کے لیے دعاء مغفرت کی درخواست

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے نائب صدر جناب اسرار احمد صاحب کا گذشتہ ۱؍دسمبر کو دہلی میں انتقال ہو گیا مرحوم کافی وقت سے علیل چل رہے تھے، نومبر کے آخری ہفتہ میں مرض نے شدت اختیار کی اور آخر کار مالک حقیقی سے جا ملے۔

اسرار احمد صاحب زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے بانی رکن تھے، فاؤنڈیشن کے قیام میں ان کا بنیادی رول رہا۔ بیشتر ارکان کو فاؤنڈیشن سے جوڑنے میں انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیا، وہ نہایت مخلص، ملنسار اور خوش اخلاق انسان تھے، ضرورت مندوں کی حاجت روائی کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ کشمیر سیلاب زدگان کی امداد اور مرشد آباد (ویسٹ بنگال) کے بھوک سے مر رہے لوگوں کی مدد کے دوران سفر میں میرا ان کا ساتھ رہا، مرحوم انتہائی متقی، پرہیزگار اور نیکی کے کاموں میں پیش پیش رہنے والے شخص تھے۔ مرحوم کا آبائی وطن امروہہ (یوپی) تھا لیکن والدین نے دہلی میں سکونت اختیار کی اس لئے پوری زندگی دہلی میں ہی مصروف کار رہے لیکن تا عمر امروہہ کے لوگوں کی بھی داد رسی کرتے رہے، پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا موجود ہیں۔ قارئین زکوٰۃ انڈیا سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (ممتاز نجمی، سکریٹری زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا)

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا
وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

قرآن کریم 7.23

پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشیے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارہ میں پڑ جائیں گے

آئیے اللہ سے یہ دعا مانگیں

zfi Zakat Foundation of India
ZakatIndia.org

آہ وہ مشفق مربی بھی چل بسے

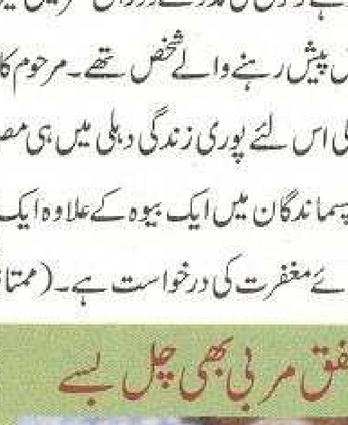

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے سرپرست اور فاؤنڈیشن کی شریعت کاؤنسل کے صدر مولانا مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی صاحب (مفتی اعظم پنجاب) 2 دسمبر کو اپنے تمام چاہنے والوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ پنجاب کے مالیر کوٹلہ میں اپنے قائم کردہ ادارہ دار السلام میں ان کا انتقال ہوا اور آبائی وطن دیوبند میں وہ سپرد خاک کئے گئے۔ مرحوم وموصوف ملت اسلامیہ ہند کے اکابرین میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔ ملت کے تمام اہم اداروں سے ان کی مخلصانہ وابستگی رہی اور ہر مثبت کام میں انہوں نے بے لوث تعاون دیا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ذمہ داروں میں تھے اور بہت اہم خدمات انجام دیں۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے قیام کے بعد شروع سے ہی انہوں نے اس کی سرپرستی قبول کی۔ فاؤنڈیشن کی شریعت ایڈوائزری کاؤنسل کے سربراہ رہے۔ فاؤنڈیشن ان کی خدمات اور تعاون کے لئے ان کا احسان مند ہے اور انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے۔ ان کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے اللہ اسے پر فرمائے۔ آمین

جے پورنگر نگم میں مسلم نمائندگی بڑھانے کے لیے مہم

انتخابی حلقوں کی حد بندی میں گڑبڑی کو درست کرانے کے لیے زکوۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کی مہم تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ مختلف شہروں میں سماجی کارکنان زکوۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کی رہنمائی میں اس مشن کو انجام دینے کے لیے سرگرم ہونے لگے ہیں۔ جے پور میں مقامی لوگوں نے نگر نگم کے انتخابی حلقوں میں گڑبڑی کو درست کرنے کے لیے کارروائی شروع کی ہے اور اس سلسلہ میں مؤثر طریقے سے آواز اٹھائی ہے۔

Zakat Foundation of India (Registered Trust)
जकात फाउण्डेशन ऑफ इण्डिया (रजि० ट्रस्ट)
زکوۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا (رجسٹرڈ ٹرسٹ)

पता–CISRS House, 14 जगपुरा–बी, मथुरा रोड नई दिल्ली–110014

(केम्प, जयपुर)
02 जनवरी, 2020

प्रेस विज्ञप्ति

प्रति,

दैनिक भास्कर,
जयपुर

विषय – वार्डों के पुर्नगठन हेतु आपत्ति (प्रपत्र "क") बाबत ।
संदर्भ – आपत्ति दिनांक 20, दिसम्बर, 2019

–0–

निवेदन है कि, जयपुर के बुध्दिजीवी अल्पसंख्यक समुदाय ने दिल्ली की संस्था **जकात फाउण्डेशन ऑफ इण्डिया** के साथ संयुक्त रूप से **प्रारूप (प्रपत्र "क")** का परीक्षण करने के पश्चात पाया गया है कि, नगर निगम जयपुर हेरिटेज के प्रस्तावित 100 वार्डों के परिसीमन में हुई अनियमितताओं और विसगतियों से शहर की तीनों अल्पसंख्यक बहुल विधान सभा के (कुल 72 वार्ड में से) 45 वार्डों में **राजस्थान नगर पालिका अधिनियम, 2009 की धारा–9 तथा 10 का स्पष्ट उल्लंघन किया गया है।**

संस्था द्वारा प्रदेश के मुख्यमंत्री / मंत्री, स्वायत शासन, नगरीय विकास

को एक अभ्यावेदन प्रस्तुत कर बिंदुवार आपतियाँ उठाई गई है। अतः जनहित मे सलग्नक अभ्यावेदन के मुख्य अंश आपके समाचार पत्र में प्रकाशित करने की कृपा करें।

सम्मान सहित।

संलग्नक–उपरोक्तानुसार

कृते, जकात फाउण्डेशन ऑफ इण्डिया
21/1/2020
(मोहम्मद यसीन सागर)
सहायक निदेशक, परिसीमन

The Message of the New Year

I, you, our families, relatives, neighbors, friends have been sent as human beings in this world for a limited period so that God may test as to who among us is more serviceable to the humanity.

No person has a right of precedence over the other except on the basis of comparative virtuosity.

I would be leaving this world in foreseeable future. Others will follow sooner or later. We will disappear in thin air like our great grand parents.

So, I need to perform my duty of being serviceable to the fellow human beings. First step of which is loving them selflessly as I do to my family expecting reward only from my Creator.

I invite you to join me in this pursuit of building the world into a better place for humanity.

May the New Year 2020 enhance Mutual Peace and Prosperity, Amen !

Some socially conscious NRIs got together in Dubai on Nov 12, 2019 — to think about 2119 - Interactive session with the visiting President of Zakatindia.org Dr Syed Zafar Mahmood

नर हो, न निराश करो मन को
कुछ काम करो, कुछ काम करो

कुछ काम करो, कुछ काम करो, जग में रह कर कुछ नाम करो
यह जन्म हुआ किस अर्थ अहो, समझो जिसमें यह व्यर्थ न हो
कुछ तो उपयुक्त करो तन को,
नर हो, न निराश करो मन को

संभलो कि सुयोग न जाय चला, कब व्यर्थ हुआ सदुपाय भला
समझो जग को न निरा सपना, पथ आप प्रशस्त करो अपना
अखिलेश्वर है अवलंबन को,
नर हो, न निराश करो मन को

जब प्राप्त तुम्हें सब तत्त्व यहाँ, फिर जा सकता वह सत्त्व कहाँ
तुम स्वत्त्व सुधा रस पान करो, उठके अमरत्व विधान करो
दवरूप रहो भव कानन को,
नर हो न निराश करो मन को

प्रभु ने तुमको दान किए, सब वांछित वस्तु विधान किए
तुम प्राप्त करो उनको न अहो, फिर है यह किसका दोष कहो
समझो न अलभ्य किसी धन को
नर हो, न निराश करो मन को

निज गौरव का नित ज्ञान रहे, हम भी कुछ हैं यह ध्यान रहे
मरणोंत्तर गुंजित गान रहे, सब जाय अभी पर मान रहे
कुछ हो न तज़ो निज साधन को,
नर हो, न निराश करो मन को

किस गौरव के तुम योग्य नहीं, कब कौन तुम्हें सुख भोग्य नहीं
जान हो तुम भी जगदीश्वर के, सब है जिसके अपने घर के
फिर दुर्लभ क्या उसके जन को,
नर हो, न निराश करो मन को

करके विधि वाद न खेद करो, निज लक्ष्य निरन्तर भेद करो
बनता बस उद्यम ही विधि है, मिलती जिससे सुख की निधि है
समझो धिक् निष्क्रिय जीवन को,
नर हो, न निराश करो मन को

मैथलीशरण गुप्त

the beauty sprouts from the heart. One is bound by time & space, the other one takes the human to the Divine Threshold for reaching where facing the storms becomes easy but resting is prohibited.

The heart's capacity to see is named as *Nigaah-e-Shauq*, meaning thereby a longing to see the creator on the Day of Judgment. Such an aspirant will always obey the Divine Law in this world. Such an aspirant begins realizing that the purpose of creation is different than what is generally mistaken.

Heart Brain

USA HeartMath Institute has discovered that there is a separate neuro system inside the heart. That is Heart Brain with more than 40,000 neurons, through which the heart comprehends the incoming information. The heart analyses this information and takes necessary steps. Thereafter the heart also passes on this information to the brain for separate necessary action. The hormone created inside the heart has one specific known as Oxytocin, it creates love.

Heart creates its own electro-magnetic field. It synchronizes the heart with other organs.

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

Dil-e beena bhi kar Khuda se talab,
Aankh ka noor dil ka noor nahin.

Seek from God, also a seeing heart,
Eye vision is not always heartful.

Holy Quran says: *on the Day of Judgment, only those persons will achieve salvation who arrive in God's presence bearing a 'sound heart'* (26:89)

Human Deeds

Human deeds are based on Intention. The deeds are divinely analyzed in accordance with such intention. The learned persons say that Intentions reside in the heart. If the intention is pure the deed will be liked by God. If the intention is perverse God dismisses the deed as sham.

The human being's deeds are examined in the heart. The Prophet (PBUH) thrice pointed towards his heart and said "Goodness lies here". When asked, who the best persons are, the prophet (pbuh) said, "those with clean heart and truthful tongue". His companions insisted, we know what is truthful tongue, but what's pure heart? The Prophet (PBUH) responded, "A heart with no bad deed, malice nor ill will".

The Prophet (PBUH) prayed: O Lord, create love within us of being faithful and ensconces such love inside our hearts.

The hearts which are stuck by hopelessness, evil design and faithfulness can be turned into healthy hearts through Quranic messages. Quran says : *Devine remembrance: Soothes the hearts* (13:28) Evil deeds rust the hearts. Such hearts are uable to appreciate truth.(83:14)

In the Quran, Allah has guided us to recite this Dua: *O Lord, Having guided us to the right path, do not let our heart go astray.* (3:8)

God likes Sajda (prostration) as expression of Thanks to Him

Allah Helps Those Who Help His Cause

Vol.9 October-December 2019 Issue 36

Zakat India
Quarterly Bulletin of Zakat Foundation of India

Human heart can become the fountainhead of Divine Love

Dr. S. Zafar Mahmood

On the occasion of Quran Conference organized by Zakat Foundation of India on October 6, 2019 at New Delhi, ZFI President Dr. S. Zafar Mahmood delivered a heart touching lecture on the importance of human heart. In his well known style, through power point presentation he knocked the heart of every person sitting in the auditorium by presenting Quranic verses, the sayings of Prophet PBUH and some couplet of Allama Iqbal. The audience received this cordial message with pin drop silence in the hall. Some excerpts of this lecture are reproduced here.

Human Being and Human Heart

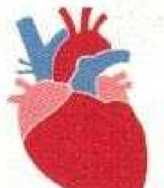

Human Being has precedence over other creatures because of his knowledge about the creator. This human knowledge includes the human being's self consciousness, beauty of human life, the human capacity and possibilities in the life hereafter.

The human being attains all this knowledge through the heart. No other organ has a role. It is the heart that recognizes God, works for His pleasure, tries to come near Him, and becomes the fountainhead of the Divine qualities

Strong Divine faith emanates from knowledge about the capabilities of the heart. Other than the heart other human organs remain subservient to it because God blesses the human heart that too with the condition it remains pure.

When the heart flirts the entities other than God, a curtain is created between God and the human heart.

If the human being understands the reality of the heart it becomes easy to realize the worth of human existence.

When human being understands the self, the limitations of time and space become irrelevant, leading to readiness for accepting the biggest life challenges.